

ایک نظر بیش نہیں فرصت ہستی، غافل! کے ایک عام معنی مسخر کرنا بھی

گرمی بزم ہے اک رقص شرر ہو نیلک

شرح: آہ کے اثر پذیر

غم ہستی کا اسد! کس سے ہو جز مرگ علاج

ہونے کے لیے ایک عمر درکار

ہے۔ اب محبوب! تیری زلف

کے مہر ہونے تک کون جیتا

شع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک

رہے گا؟ زندگی ختم ہو جائے گی اور تیری زلف بدستور عاشقوں کے حال زار سے

بے خبر رہے گی۔ اس کے خبردار ہونے یا بیچ و خم کھلنے تک سہارے یا کسی دوسرے

کے زندہ رہنے کی اُمید ہی کب ہے؟ یا کون کہہ سکتا ہے کہ تیری زلف کب مسخر

ہوگی اور ہم اس وقت تک جیتے رہیں گے۔

۲۔ لغات: کام نہنگ: مگر مچھ کا حلق۔

شرح: خواجہ حالی فرماتے ہیں:

”جو مطلب اس شعر میں ادا کیا گیا ہے، وہ صرف اس قدر ہے کہ انسان

کو درجہ کمال تک پہنچنے میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔“

کوئی شبہ نہیں کہ اس دنیا میں حوادث کے جو طوفان اٹھتے رہتے ہیں، ان میں سے

صبر و ہمت کے ساتھ گزرتے ہوئے کوئی بڑا کارنامہ انجام دینا بہت مشکل ہے اور

ہر انسان کسی بلند و شایان مقصد پر نہیں پہنچ سکتا، جب تک وہ ہر قسم کی مصیبتیں

برداشت کرنے کے لیے تیار نہ ہو جائے۔ زندگی ایک ایسا سمندر ہے، جس میں

قدم قدم پر جال بچھے ہوئے ہیں اور ان کے حلقے ڈوروں سے تیار نہیں ہوئے

بلکہ ان کی جگہ مگر مچھوں کے حلق رکھ دیے گئے ہیں۔ پھر ایک ایک قدم پر سینکڑوں

مگر مچھ حلق کھولے بیٹھے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان مصائب کو انگیز کرتے ہوئے کسی بلند

مقصد کی طرف بڑھنا ہرگز سہل نہیں۔ مرزا نے پہلے مصرع میں خطرات کا منظر

پیش کیا۔ دوسرے میں اصل مقصد واضح کیا۔ پوری کیفیت کا خلاصہ یہ ہے: